نیکیوں سے پُر اعمال نامہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾[1].

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو اور دوستو! اس دنیا میں انسان جو بھی عمل کر رہا ہے یا جو اچھی بُری بات اسکی زبان سے نکل رہی ہے اسے فرشتے لکھ رہے ہیں اور اس کا ہر قول و عمل اسکے نامۂ اعمال میں درج کیا جارہا ہے جیساکہ حدیث قدسی میں رب ذوالجلال والاکرام ارشاد فرماتا ہے: «يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا

---

(١) الأنفال : ٢٩.

لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا، فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ»[۱]. اے میرے بندو یہ تمھارے اعمال ہیں جنکو میں تمھارے لئے جمع کررہاہوں پھر میں تمہیں ان کی پوری پوری جزادوں گا پس جوشخص خیراور نیکی پائے تواللہ کی حمدکرے اور جوخیر کے علاوہ کچھ اور پائے تووہ اپنے آپ ہی کوملامت کرے یعنی باری تعالی کی طرف سے ہر بندے کیلئے اعمال نامہ ہے جس میں اسکے اعمال پورے عدل وانصاف کے ساتھ درج کئے جارہے ہیں اور اسکی ہرقسم کی چھوٹی اور بڑی حرکت ومحنت لکھی جارہی ہے[۲]. رب ذوالجلال والاکرام نے اپنے مُعزز فرشتوں کو اسکے مرتب کرنیکی ذمہ داری عطا فرمارکھی ہے جیساکہ باری تعالی کا ارشاد ہے: (وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ* كِرَامًا كَاتِبِينَ* يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ)[۳]. اور تم پر یاد رکھنے والے لکھنے والے معزز فرشتے مقرر ہیں جو تمھارے سب اعمال کو جانتے ہیں یعنی اعمال وافعال کی نگرانی اور حفاظت کرنے والے قابلِ تکریم فرشتے تم پر متعین ہیں جو تمھارے سب اعمال کو محفوظ کررہے ہیں اور انہیں جمع کررہے ہیں[٤]. الغرض انسان اس دنیامیں آج جوبھی کام کررہاہے یاجوکچھ بول رہاہے سب اسکے نامۂ اعمال میں لکھاجارہا ہے جسکووہ کل محشرمیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا: (مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ

---

(١) مسلم : ٢٥٧٧.
(٢) تفسير ابن كثير : (٥٠/٥).
(٣) الانفطار : ١٠ — ١٢.
(٤) تفسير الطبري : (٢٧١/٢٤).

رَقِيبٌ عَتِيدٌ)[۱]. وہ کوئی لفظ منھ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اسکے پاس ہی ایک تاک لگانے والا تیار ہے، ایک دوسری آیت میں ارشاد قرآنی ہے :(وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا)[۲].اور جوکچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب موجود پائیں گے اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا،

برادرانِ اسلام! جیساکہ عرض کیا گیا کہ اللہ جلّ جلالہٗ کے فرشتے بندوں کے تمام اعمال واقوال لکھ رہے ہیں اس سلسلے میں وہ کوئی کمی یا کوتاہی نہیں کرتے اور نہ ان سے کوئی بھول چوک ہوتی ہے سیدنا رِفاعہ ابن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک دن میں نبیٔ رحمۃٌ للعلمین ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا تو آپ ﷺ نے :« سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ». کہا پیچھے سے ایک صاحب نے اسکے جواب میں : رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ. کہا : نماز سے فارغ ہوکر رحمتِ عالم ﷺ قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا :« مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟». کس نے یہ دعا پڑھی تھی ؟ان صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے پڑھی تھی تو آنحضرت ﷺ نے بشارت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا :« رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ»[۳].میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا کہ

---

(۱) ق : ۱۸.
(۲) الكهف : ٤٩
(۳) متفق عليه واللفظ للبخاري.

جھپٹ رہے ہیں کہ ان میں سے کون سب سے پہلے ان کلمات کو لکھ لے، یعنی ان کلمات کو جلد از جلد لکھنے کیلیئے ہر فرشتہ دوسرے پر سبقت کی کوشش کر رہا تھا [1]. الحاصل انسان کا ہر چھوٹا بڑا عمل درج کیا جارہا ہے قرآن کریم کا فرمان ہے: ﴿ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ﴾[2]. پس کسی نفس پر کچھ بھی ظلم نہیں ہوگا اور اگر کسی کا عمل یا حق رائی کے دانے کے برابر ہوگا تو ہم اس کو بھی حاضر کردیں گے اور کافی ہیں ہم حساب کرنے والے

رفیقانِ گرامی قدر! اللہ جلّ جلالہ کا بندہ اس کی اطاعت نماز کی ادائیگی اور راہ خدا میں جتنی محنت و مشقت کرتا ہے اور جتنے قدم رکھتا ہے اسی کے بقدر اسکے اجر و ثواب میں اضافہ ہوتا ہے قبیلۂ بنو سَلِمہ کے لوگوں کے گھر مسجد سے دور تھے اُن حضرات نے قریب منتقل ہونے اور مسجد کے نزدیک سکونت اختیار کرنے کا ارادہ کیا تو نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ نے اُن سے فرمایا: « يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ»[3]. بنو سَلِمہ کے لوگو: اپنے اُنہیں گھروں رہو تاکہ تمھارے نشاناتِ قدم لکھے جائیں اپنے اُنہیں گھروں رہو تاکہ تمھارے نشاناتِ قدم لکھے جائیں یعنی نقل مکانی مت کرو بلکہ وہیں سکونت اختیار کرو کیونکہ دوری کی وجہ سے مسجد تک پہونچنے میں تمھارے قدم

---

(١) شرح القسطلاني لصحيح البخاري : (١١١/٢).

(٢) الأنبياء : ٤٧.

(٣) مسلم : ٦٦٥.

جتنے زیادہ پڑیں گے اسی کے بقدر اجر وثواب تمھارے نامۂ اعمال میں درج کیا جائے گا [۱]. اور باری تعالی نے اپنے بندوں سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اسکو ہر نیکی اور ہر عمل پر اجر وثواب عطا فرمائے گا اور اسکی کوئی بھی محنت ضائع نہیں ہوگی :(فَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ) [۲]. سو جو شخص نیک کام کرتا ہوگا اور وہ ایمان والا بھی ہوگا تو اسکی محنت اکارت نہ جائیگی اور ہم اسکو لکھ بھی لیتے ہیں

نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والو! آیئے ذرا اس پر غور کریں کہ ہم کس طرح اپنے نامۂ اعمال کو نیکیوں سے پُر کرسکتے ہیں ؟ تو جاننا چاہیے کہ ہم اپنے نامۂ اعمال کو اُن مختصر اور جامع اذکار ووظائف کے ذریعے نیکیوں سے بھر سکتے ہیں رحمتِ عالم ﷺ نے ہمیں جنکی تعلیم دی ہے حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حبیب خدا ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہا ہوں تو آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا :« مَا تَقُولُ يَا أَبَا أُمَامَةَ؟». ابواُمامہ تم کیا پڑھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ کا ذِکر کررہا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا :« أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذِكْرِكَ اللَّهَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ؟ کیا میں تمھیں ایسے کلمات نہ بتلاوں جو رات ودن اللہ کا ذکر کرنے

---

(۱) شرح النووي على مسلم : (۱٦۹/٥).

(۲) الأنبياء : ۹٤.

سے افضل اور بڑھ کر ہیں ؟ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ دعا سکھلائی :« تَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ، وَتُسَبِّحُ اللَّهَ مِثْلَهُنَّ ». اللہ کی حمد وثنا ہے اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر،اللہ کی حمد وثنا ہے اس کی پوری مخلوقات بھر، اللہ کی حمد وثنا ہے ان چیزوں کی تعدا د کے برابر جو آسمان اوز مینوں میں ہیں اللہ کی حمد وثنا ہے ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو اس کی کتاب نے شمار کر رکھا ہے اللہ کی حمد وثنا ہے ان تمام چیزوں بھر جن کو اس کی کتاب نے شمار کر رکھا ہے اللہ کی حمد وثنا ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر، اللہ کی حمد وثنا ہے ہر ایک چیز بھر،اس کے بعد اسی طرح اللہ کی تسبیح بیان کرو اس دعا کی عظمت وفضیلت اور کثیر اجر وثواب کی بنا پر رحمتِ تمام ﷺ نے حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا :« تُعَلِّمُهُنَّ عَقِبَكَ مِنْ بَعْدِكَ»[1].ان کلمات کو اپنے بعد والوں کو سکھلا دینا، غور فرمائیے کہ اللہ تعالی کی لاتعداد اور بیشمار مخلوقات ہیں اور اِس جامع دعا کی بدولت ہم فقط ایک جملے میں تمام مخلوقات کی تعداد کے برابر اللہ کی حمد وثنا کر سکتے ہیں

حضراتِ محترم ! یہ ایک حقیقت ہیکہ کوئی بھی شئ باری تعالی کی حمد وثنا اور اس کے ذِکر کے برابر نہیں ہو سکتی اسی حقیقت کو سرکار دوعالم ﷺ نے اپنی اِس طویل حدیث میں

---

(١) أحمد : ٢٢١٤٤ وصحيح ابن حبان : ٨٣٠ ، والطبراني في الكبير : ٧٩٣٠ واللفظ له.

بڑے البیلے انداز میں بیان فرمایا ہے: «إِنَّ اللَّهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ. فَيَقُولُ: بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ: احْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ، فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ». قال:« فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ، فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ»[1]. قیامت کے دن اللہ تعالی میری امت میں سے ایک شخص کو ساری مخلوق کے روبرو نکالے گا اور اس کے سامنے (اس کے اعمال نامے کے) ننانوے دفتر کھولے جائیں گے جن میں سے ہر دفتر کی لمبائی حد نگاہ تک ہوگی پھر اس سے فرمایا جائے گا کیا تجھے اِن میں سے کسی کا انکار ہے؟ کیا تیرے اعمال کی نگرانی کرنے والے اور لکھنے والے میرے فرشتوں نے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا اے میرے رب فرشتوں نے کچھ بھی ظلم نہیں کیا، اللہ تعالی فرمائے گا تو کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا خداوندا میرے پاس کوئی عذر نہیں باری تعالی اس شخص سے فرمائے گا

(١) الترمذي: ٢٦٣٩، وأحمد: ٦٩٩٤.

ہاں ہمارے پاس تیری ایک خاص نیکی ہے اور آج تیرے ساتھ کوئی ظلم نہیں ہوگا پس کاغذ کا ایک پُرزہ نکالا جائے گا جس میں لکھا ہوگا :أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اور اس بندے سے کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کے وزن کے پاس حاضر ہو جاو وہ عرض کرے گا یارب ان دفتروں کے سامنے اِس پُرزہ کی کیا حقیقت ہے اور اِن سے اسکو کیا نسبت ہے ؟اللہ تعالی فرمائے گا نہیں تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا نبیٔ کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ ننانوے دفتر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور کاغذ کا وہ پُرزہ دوسرے پلڑے میں: پس وہ سارے دفتر بالکل ہلکے پڑجائیں گے اوروہ پُرزہ بھاری ہوجائے گا حقیقت تو یہ ہیکہ اللہ کے پاک نام کے مقابلے میں کوئی چیز وزنی نہیں ہوسکتی

میرے عزیز بھائیو ! اسی طرح استغفار کی کثرت گناہوں اور خطاوں کی مُعافی کا سبب ہے اسکی برکت سے نامۂ اعمال نیکیوں سے بھر جاتا ہے فرمانِ حبیبِ کبریا ﷺ ہے:« طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا»[1]. اس شخص کیلئے خوش خبری ہے جس کے نامۂ اعمال میں استغفار کی کثرت ہو، ایسے ہی فرائض وواجبات کی ادائیگی نمازوں کی پابندی اور اعمال صالحہ کی کثرت درجات کی بلندی اور گناہوں کی مُعافی کا سبب ہے فرمان قرآنی ہے:﴿ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ

(١) ابن ماجه : ٣٨١٨. ومصنف ابن أبي شيبة : ٢٩٤٤٦. والسنن الكبرى للنسائي : ١٠٢١٦.

الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ[1]. اور آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں کنارو ں پر اور رات کے کچھ حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں اور یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کیلئے، اور سب سے بہتر اور افضل وہ نیکی ہے جس کا ثواب بندے کو اس کے مرنے کے بعد بھی ملتا رہے اور اِس دنیا سے منتقل ہونے کے بعد بھی اس کا سلسلہ قائم ودائم رہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :« إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ، وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ، وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ»[2]. جب انسان مرجاتا ہے تو اسکے عمل کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے مگر تین طرح کی نیکیوں کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے ایک صدقۂ جاریہ کا دوسرے علمِ نافع کا تیسرے نیک اور صالح اولاد کی دعا

سامعین ذی وقار:! بلاشبہ خدائے ارحم الراحمین اپنے بندوں پر انتہائی مہربان اور رحیم وکریم ہے وہ انسانوں کے تمام اقوال وافعال کو محفوظ فرمارہا ہے اور اپنی رحمت سے بندوں کو اسکی اطلاع بھی فرمادی ہے تاکہ وہ نیکیوں مین سبقت کریں اور اعمال صالحہ کے خوگر بنیں پھر قیامت کے دن وہ اپنی رحمت سے جس کو چاہے گا مُعاف فرمائے گا اور بخشش کا پَروانہ عطا فرمائے گا اس کے لطف وکرم کی نہ کوئی حد ہے نہ انتہاء : اس کی رحمت کے انداز نرالے ہیں رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے:« يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

---

(١) هود: ١١٤.
(٢) مسلم: ١٦٣١، والترمذي: ١٣٧٦ واللفظ له.

مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجلَّ، حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنفَهُ- أَيْ سِتْرَهُ وَعفْوَهُ- فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِه، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُ؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَعْرِفُ. قَالَ: فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ»[1]. قیامت کے دن مومن بندہ اللہ تعالی سے قریب کیا جائے گا یہاں تک کہ باری تعالی اس پر اپنی خاص رحمت یعنی اپنی مُعافی اوراپنا پردہ اس پرڈ الے گا پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا پھر اُس سے فرمائے گا کہ کیا تمہیں یاد ہیکہ تم نے یہ سارے گناہ کئے تھے؟ وہ عرض گُزار ہوگا ہاں اے پروردگار مجھے یاد ہے تو اللہ تعالی اس سے فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے اِن گناہوں کو چُھپایا تھا اور آج ان گناہوں کو بخشتا ہوں اور مُعافی دیتا ہوں پھر اسکا نیکیوں والا اعمال نامہ اسکو عطا کردیا جائے گا اس حدیث پاک میں باری تعالی کی ستاری خطاؤں پر پردہ پوشی اور آخرت میں مغفرت اور عفو ودر گُذر کی بشارت دی گئی ہے لیکن یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ یہا ں ان گناہوں اور خطاؤں کی مُعافی کا ذکر ہے جو اللہ تعالی اور اسکے بندوں کے درمیان ہیں اور جن کا تعلق اللہ کے حقوق سے ہے مگر جن گناہوں کا تعلق بندوں سے ہے مثلاً آدمی نے کسی کا حق دبالیا ہے یا کسی پر کوئی ظلم کردیا ہے تو اسکی مُعافی کیلئے ضروری ہیکہ حق والے کو اس کا حق لوٹایا

(١) متفق عليه واللفظ لمسلم.

جائے اور اس سے مُعافی تلافی کی جائے یا پھر وہ خود ہی اپنے حق سے دستبردار ہوجائے اور مُعاف کردے[1].

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! اگر ہم اعمال صالحہ اور اذکار و تسبیحات کا اہتمام کریں گے تو فلاح و نیک بختی سے سرفراز ہوں گے ہمارا نامۂ اعمال نیکیو ں سے لبریز ہوگا اور وہ قیامت کے دن ہمارے داہنے ہاتھ میں عطا کیا جائے گا اور ہم جنت اور اسکی نعمتوں کے مستحق ہوں گے باری تعالی کا ارشادِ گرامی ہے :﴿ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ* إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ* فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ* فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ* قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ* كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾[2]. پس جس شخص کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تووہ کہے گا کہ یہ میرا نامۂ اعمال پڑھ لو میرا اعتقاد تھا کہ مجھکو میرا حساب ضرور پیش آنے والا ہے غرض وہ شخص پسندیدہ عیش یعنی بہشت ِ بریں میں ہوگا جسکے میوے جُھکے ہوں گے مزے کے ساتھ کھاؤ اور پیو ان اعمال کے بدلے میں جو تم نے گذشتہ ایام میں کئے ہیں ،اب ذرا ہم اپنے آپ سے سوَال کریں کہ کیا ہم اللہ کی حمد وثناء اور ذِکر کی کثرت کرکے اس کی رضاء اور خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے ؟ اور اپنا نامۂ اعمال نیکیوں سے بھرنے کی سعی کریں گے اور اپنے بچوں کیلئے اسوہ اور نمونہ بنکر انکو بھی اس کی ترغیب دیں گے ؟آخر میں

---

(١) فتح الباري لابن حجر :(١٠/٤٨٩).

(٢) الحاقة : ١٩ — ٢٤.

بارگاہ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین: ہمیں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے خلوت و جلوت میں اپنے ذِکر و شکر کی اور اپنی نعمتوں کے حقوق ادا کرنیکی توفیق عطا فرما ہماری زبانوں کو اپنے ذِکر سے تَر ہمارے اعضا و جوارح کو اپنے احکام کا پابند اور ہمارے قلوب کو اپنی محبت سے معمور فرما اپنے احکام اور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے حقیقی محبت نصیب فرما، اور ان پر عمل آسان فرما، تمام ظاہری و باطنی گناہوں اور ہر قسم کی بدعت و خرافات سے ہماری حفاظت فرما ہمیں اور ہماری اولاد کو علم مطالعہ اور تحقیق کا خوگر بنادے، ہمیں اپنے آباء و اجداد اور والدین کا اور ہمارے بچوں کو ہمارا فرمانبردار اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، ہم پر باران رحمت نازل فرما نیز نعمتوں کی فراوانی اور ان میں دوام عطا فرما، ہمارے والدین اعزاء واقارب اور پوری امت مسلمہ کی مغفرت فرما، متحدہ عرب امارات کو علم و ثقافت عزت و احترام تعمیر و ترقی صفائی و پاکیزگی اور حسن و جمال کا وطن بنا اس وطنِ عزیز کے بانی شیخ زاید اور دیگر مرحومین شیوخ پر رحمت نازل فرما، شیخ خلیفہ کو صحت و عافیت سے نوازدے، متحدہ عرب امارات اور عالمِ اسلام سمیت پوری دنیا کو امن و امان کا گہوارہ بنا، اس ملک کے حکمراں عوام اور مقیمین کو ہر قسم کے شرور و فتن سے محفوظ فرما

وفقني الله وایاکم من صالح الاعمال

وصلي الله علي سيدنا ونبينا وحبيبنا محمد وعلي آله وصحبه اجمعين وعلي من تبعهم بإحسان الي يوم الدين